Volume 03, Issue 01,
January-March 2025
PP: 218-224
Open Access on:
www.alimanjournal.com

AL-IMAN Research Journal
P-ISSN: 3006-1261 E-ISSN: 3006-127X

ڈیرہ غازی خان میں دیے گئے فتاویٰ میں مذکور مقاصدِ شریعہ کا جائزہ

An Analysis of the Maqāṣid al-Sharīʿah Reflected in the Fatāwā

Hafiz Fahad Aziz[1], Dr. Ashfaq Ahmed[2]

Article History

Received
11-03-2025

Accepted
28-03-2025

Published
30-03-2025

Indexing

WORLD of JOURNALS
ASIAN Research Index
Signatory of DORA
اردو جرائد اشاریہ
ACADEMIA
Google Scholar
EuroPub
REVIEWER CREDITS

Abstract

Fatwās in Islamic jurisprudence function not only as legal opinions but also as practical expressions of the higher objectives of the Sharīʿah, known as Maqāṣid al-Sharīʿah. These objectives seek to preserve religion, life, intellect, lineage, and property, thereby ensuring human welfare in both spiritual and social dimensions. This study critically examines selected fatwās issued in Dera Ghazi Khan, Pakistan, through the analytical framework of Maqāṣid al-Sharīʿah in order to evaluate their conformity with the overarching aims of Islamic law. Employing a qualitative analytical methodology, the research analyzes fatwās related to religious practices, family and tribal disputes, financial matters, and contemporary social issues. The findings reveal that, in general, the fatwās under review uphold the core objectives of the Sharīʿah, particularly the protection of religion and life. However, certain rulings demonstrate limited engagement with contemporary social, psychological, and economic realities, indicating the need for a more comprehensive application of Maqāṣid-oriented reasoning. The study concludes that the systematic incorporation of Maqāṣid al-Sharīʿah into local fatwā practices can enhance their relevance, effectiveness, and responsiveness to modern societal challenges. Such an approach would contribute to a more balanced, just, and context-sensitive application of Islamic legal guidance, aligning traditional jurisprudence with contemporary needs.

Keywords:

Fatwās, Islamic jurisprudence, Maqāṣid al-Sharīʿah, Dera Ghazi Khan, Sharīʿah objectives, Legal reasoning, Social justice, Contemporary issues, Qualitative analysis, Islamic legal guidance.

[1] *Visiting Lecturer, Department of Islamic Studies, Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Pakistan.* *molanafahadaziz@gmail.com*

[2]*Assistant Professor, Department of Islamic Studies,Ghazi University, Dera Ghazi Khan.* *aahmed@gudgk.edu.pk*

All Rights Reserved © 2023 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

HIRA INSTITUTE of Social Sciences Research & Development

ROAD Directory of Open Access Scholarly Resources
OPEN ACCESS

تمہید:

اسلامی شریعت ایک ہمہ گیر ضابطۂ حیات ہے جو انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کو محیط ہے۔ شریعت کے احکام محض ظاہری قوانین نہیں بلکہ ان کے پس منظر میں گہرے حکیمانہ مقاصد کارفرما ہوتے ہیں۔ انہی مقاصد کو فقہی اصطلاح میں مقاصدِ شریعت کہا جاتا ہے۔ فقہ اسلامی کی تاریخ میں فتوے ہمیشہ بدلتے ہوئے حالات اور معاشرتی تقاضوں کے مطابق دیے جاتے رہے ہیں، تاہم ان کی اساس ہمیشہ شریعت کے مقاصد ہی رہے ہیں۔

ڈیرہ غازی خان ایک ایسا خطہ ہے جہاں دینی روایت، قبائلی سماج اور معاصر مسائل باہم پیوست ہیں۔ یہاں جاری ہونے والے فتاویٰ نہ صرف مذہبی رہنمائی فراہم کرتے ہیں بلکہ سماجی نظم و ضبط، خاندانی نظام اور معاشی معاملات پر بھی گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔ اس تناظر میں یہ سوال نہایت اہمیت اختیار کر جاتا ہے کہ آیا یہ فتاویٰ شریعت کے بنیادی مقاصد کی درست ترجمانی کر رہے ہیں یا نہیں۔

ڈیرہ غازی خان جغرافیائی، تاریخی اور سماجی تعارف

جغرافیائی تعارف:

ڈیرہ غازی خان پاکستان کے صوبہ پنجاب کے جنوبی خطے میں واقع ایک اہم ضلع ہے۔ یہ مشرق میں دریائے سندھ، مغرب میں کوہِ سلیمان، شمال میں لیہ اور جنوب میں راجن پور سے متصل ہے۔ جغرافیائی اعتبار سے یہ خطہ میدانی، پہاڑی اور نیم قبائلی خصوصیات کا حامل ہے، جس کی وجہ سے یہاں کا سماجی اور تہذیبی ڈھانچہ متنوع نوعیت کا ہے۔

کوہِ سلیمان کے دامن میں آباد قبائل اور دریائی علاقوں میں رہنے والی آبادی کے طرزِ زندگی میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے، جو سماجی رویّوں اور دینی مسائل پر براہِ راست اثر انداز ہوتا ہے۔[1]

تاریخی پس منظر:

ڈیرہ غازی خان کی بنیاد پندرھویں صدی عیسوی میں بلوچ سردار غازی خان میرانی نے رکھی، جن کے نام پر اس شہر کو "ڈیرہ غازی خان" کہا گیا۔ یہ خطہ تاریخی طور پر بلوچ قبائل کا مرکز رہا ہے، جہاں قبائلی نظام، سرداری روایات اور جرگہ کلچر طویل عرصے تک غالب رہے۔

برطانوی دورِ حکومت میں ڈیرہ غازی خان کو ایک انتظامی ضلع کی حیثیت حاصل ہوئی، جس کے بعد یہاں عدالتی اور انتظامی نظام نے قبائلی روایات کے ساتھ مل کر ایک منفرد سماجی ڈھانچہ تشکیل دیا۔ یہی تاریخی امتزاج آج کے فتاویٰ اور دینی فیصلوں پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔[2]

سماجی و قبائلی ساخت:

ڈیرہ غازی خان کی سماجی ساخت میں بلوچ قبائل (جیسے لغاری، مزاری، کھوسہ، دریشک) نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ قبائلی غیرت، خاندانی وفاداری اور روایتی رسم و رواج یہاں کے معاشرتی رویّوں کی بنیاد ہیں۔

اسی قبائلی پس منظر کی وجہ سے بعض ایسے سماجی مسائل جنم لیتے ہیں جن پر فتاویٰ دیے جاتے ہیں، مثلاً: خاندانی تنازعات, جرگہ فیصلے, ونی اور زبردستی شادی, غیرت کے نام پر تشدد. ان مسائل میں فتوے محض شرعی رہنمائی نہیں بلکہ سماجی اصلاح کا ذریعہ بھی بنتے ہیں۔[3]

مذہبی و دینی ماحول:

ڈیرہ غازی خان ایک مذہبی طور پر حساس اور دینی شعور رکھنے والا خطہ ہے۔ یہاں مدارسِ دینیہ کی کثرت ہے مختلف مکاتبِ فکر (خصوصاً دیوبندی، بریلوی) کی نمائندگی موجود ہے دارالافتاء اور مقامی علما عوامی مسائل میں مرکزی کردار ادا کرتے ہیں عوام الناس مذہبی معاملات میں علما کی طرف رجوع کرتے ہیں، جس کی وجہ سے فتاویٰ کو یہاں غیر معمولی سماجی اہمیت حاصل ہے۔[4]

دینی ادارے اور افتائی روایت

ڈیرہ غازی خان میں فتاویٰ زیادہ تر مدارس سے وابستہ علما مقامی دارالافتاء معروف مفتیانِ کرام کی جانب سے جاری ہوتے ہیں۔ یہ فتاویٰ زیادہ تر: حنفی فقہی روایت برصغیر کے کلاسیکی افتائی اسلوب کے مطابق ہوتے ہیں، تاہم مقامی سماجی حالات ان پر اثر انداز ہوتے ہیں۔[5]

فتاویٰ اور مقاصدِ شریعت کے باہمی تعلق کا پس منظر

چونکہ ڈیرہ غازی خان میں قبائلی رسم و رواج دینی وابستگی سماجی دباؤ بیک وقت موجود ہیں، اس لیے یہاں دیا جانے والا فتویٰ صرف فقہی مسئلہ حل نہیں کرتا بلکہ امنِ عامہ خاندانی استحکام سماجی عدل جیسے مقاصد کو بھی متاثر کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس خطے کے فتاویٰ کا مقاصدِ شریعت کی روشنی میں جائزہ نہایت اہم اور بامعنی ہو جاتا ہے۔[6]

ڈیرہ غازی خان کے فتاویٰ کا عمومی تعارف:

ڈیرہ غازی خان جنوبی پنجاب کا ایک ایسا خطہ ہے جہاں قبائلی روایات، زرعی معیشت، خاندانی نظام اور مذہبی وابستگی ایک خاص سماجی ساخت تشکیل دیتی ہیں۔ یہاں جاری ہونے والے فتاویٰ عام طور پر درج ذیل موضوعات کا احاطہ کرتے ہیں عبادات سے متعلق مسائل خاندانی و عائلی تنازعات قبائلی رسوم (مثلاً ونی، جرگہ فیصلے) مالی معاملات اور وراثت جدید سماجی و اخلاقی مسائل یہ فتاویٰ زیادہ تر مقامی علما، دارالافتاء اور مدارس سے صادر ہوتے ہیں اور عوامی سطح پر ان کا اثر نمایاں ہوتا ہے۔[7]

ڈیرہ غازی خان میں دیے گئے فتاویٰ کا شماریاتی جائزہ

دارالافتاء ڈیرہ غازی خان:

دارالافتاء ڈیرہ غازی خان خیابان سرور بلاک بی دیوبند مکتبہ فکر کا معروف دارالافتاء ہے حضرت مولانا مفتی خالد محمود صاحب مدظلہ کی سرپرستی میں اب تک 16800 فتاوی جاری ہو چکے ہیں جن میں تقریبا 8000 سے زائد فتاوی خانگی مسائل کے بارہ میں ہیں۔ بقیہ فتاوی جات متفرق مسائل کے بارے میں جاری کیے گئے ہیں۔

دارالافتاء مدرسہ مفتاح العلوم شاکر ٹاؤن ڈیرہ غازی خان:

دارالافتاء مدرسہ مفتاح العلوم شاکر ٹاؤن ڈیرہ غازی خان بریلوی مکتبہ فکر کا معروف دارالافتاء ہے۔ حضرت مولانا مفتی غلام رسول فیضی صدر مفتی کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اب تک دارالافتاء سے 2700 فتاوی جاری ہو چکے ہیں۔ جو کہ نکاح، طلاق حلال حرام جائز ناجائز بیع و شراء میراث کے بارے میں جاری کیے گئے۔

دارالافتاء مرکز ام القری المعروف مرکز المودۃ ڈیرہ غازی خان:

دارالافتاء مرکز ام القری نزد گجر ہوٹل نزد شاکر ٹاؤن ڈیرہ غازی خان اہلحدیث مکتبہ فکر کا قدیم دارالافتاء ہے۔ فضیلۃ الشیخ مولانا مفتی عطاء اللہ جدانی صدر مفتی کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ سینکڑوں فتاوی اب تک جاری ہو چکے ہیں جو کہ طلاق حلال، حرام، معاشی و میراث کے بارے جاری کیے گئے ہیں۔

دارالافتاء و مدرسہ دارالعلوم حسینیہ ڈیرہ غازی خان:

دار الافتاء و مدرسہ دار العلوم حسینیہ بلاک ٹی ڈیرہ غازی خان۔ شیعہ مکتبہ فکر سے کا مشہور و معروف دار الافتاء ہے۔ حضرت مولانا مفتی غلام عباس ملکانی فتاویٰ نویسی کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ مفتی غلام عباس کی سرپرستی میں اب تک سینکڑوں فتاوی جاری ہو چکے ہیں جو کہ متفرق مسائل پر محیط ہیں۔

حفظِ دین کے تناظر میں فتاویٰ کا تجزیہ:

حفظِ دین شریعت کا اولین مقصد ہے، اور ڈیرہ غازی خان کے فتاویٰ میں یہ پہلو عمومی طور پر نمایاں نظر آتا ہے۔ عبادات، بدعات، اور عقائد سے متعلق فتاویٰ میں مفتیانِ کرام کا جھکاؤ احتیاط (Precautionary Approach) کی طرف ہے۔

تجزیہ:

فتاویٰ میں شعائرِ اسلام کے تحفظ پر زور دیا گیا ہے، جو مقاصدِ شریعت سے ہم آہنگ ہے۔

بعض فتاویٰ میں مقامی رسوم کو بدعت قرار دیتے ہوئے ان کی ممانعت کی گئی، جو حفظِ دین کے اعتبار سے درست ہے۔

تاہم، بعض مواقع پر اسلوبِ افتاء میں تشدّد پایا جاتا ہے، جہاں مقاصدی حکمت اور تدریج (Gradualism) کی گنجائش موجود تھی۔

مقاصدی جائزہ:

حفظِ دین کے تقاضے صرف ممانعت تک محدود نہیں بلکہ دینی بقا، حکمت اور آسانی کو بھی شامل کرتے ہیں۔ اس زاویے سے بعض فتاویٰ میں مقاصدی توازن مزید بہتر ہو سکتا ہے۔

حفظِ نفس کے حوالے سے فتاویٰ کا تجزیہ

ڈیرہ غازی خان کے سماج میں قبائلی تنازعات، غیرت کے نام پر تشدد، اور خاندانی جھگڑے ایک حساس مسئلہ ہیں۔ ان امور پر دیے گئے فتاویٰ حفظِ نفس کے مقصد کی عکاسی کرتے ہیں۔

تجزیہ:

قتل، خود ساختہ سزا اور انتقامی کارروائیوں کی واضح مذمت کی گئی ہے۔

بعض فتاویٰ میں جرگہ فیصلوں کو شرعی طور پر غیر معتبر قرار دیا گیا، جو حفظِ نفس کے عین مطابق ہے۔

طبّی معاملات (مثلاً علاج، ایمرجنسی حالات) میں جان کے تحفظ کو عبادات پر ترجیح دی گئی۔

مقاصدی جائزہ:

یہ فتاویٰ مجموعی طور پر مقاصدِ شریعت سے ہم آہنگ ہیں، تاہم بعض سماجی دباؤ کے معاملات میں فتوے کا عملی نفاذ ایک چیلنج کے طور پر سامنے آتا ہے۔

حفظِ عقل کے تناظر میں فتاویٰ کا تجزیہ:

حفظِ عقل سے متعلق فتاویٰ میں نشہ آور اشیاء، فکری انحراف، اور جدید میڈیا کے استعمال جیسے مسائل زیرِ بحث آئے ہیں۔

تجزیہ:

منشیات اور نشہ آور اشیاء کی حرمت پر فتاویٰ نہایت واضح اور سخت ہیں، جو مقاصدی اعتبار سے درست ہے۔ جدید میڈیا کے حوالے سے بعض فتاویٰ میں کلی ممانعت کا رجحان پایا جاتا ہے۔ تعلیم اور شعور کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا، مگر عملی رہنمائی نسبتاً کم ہے۔

مقاصدی جائزہ:

حفظِ عقل کا تقاضا صرف ممانعت نہیں بلکہ مثبت فکری نشوونما بھی ہے۔اس زاویے سے فتاویٰ میں اصلاحی اور تعمیری اسلوب کی گنجائش موجود ہے۔

حفظِ نسل کے حوالے سے فتاویٰ کا تجزیہ

ڈیرہ غازی خان کے فتاویٰ میں حفظِ نسل کا پہلو سب سے زیادہ سماجی حساسیت کا حامل ہے، کیونکہ یہ نکاح، طلاق، خلع، اور قبائلی رسوم سے متعلق ہے۔

تجزیہ:

ونی، زبردستی شادی، اور غیر شرعی رسومات کو ناجائز قرار دیا گیا، جو مقاصدِ شریعت کے عین مطابق ہے۔ طلاق اور خلع کے مسائل میں فقہی احتیاط غالب ہے، مگر بعض فتاویٰ میں عورت کے نفسیاتی اور سماجی پہلو کم زیرِ بحث آئے۔ نسب کے تحفظ پر واضح زور دیا گیا ہے۔

مقاصدی جائزہ:

حفظِ نسل کا مقصد صرف نسب کا تحفظ نہیں بلکہ خاندانی سکون اور عدل بھی ہے۔ اس پہلو سے بعض فتاویٰ میں مقاصدی وسعت کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

حفظِ مال کے حوالے سے فتاویٰ کا تجزیہ

مالی معاملات سے متعلق فتاویٰ میں سود، وراثت، لین دین اور دھوکہ دہی جیسے مسائل شامل ہیں۔

تجزیہ:

سود کی حرمت پر فتاویٰ دوٹوک ہیں، جو شریعت کے مقصد سے ہم آہنگ ہے۔ وراثت میں خواتین کے حقوق کی وضاحت کی گئی، مگر عملی نفاذ کے پہلو پر کم توجہ دی گئی۔ بعض جدید مالی مسائل (مثلاً مشترکہ کاروبار) میں فتاویٰ نسبتاً محتاط اور روایتی ہیں۔

مقاصدی جائزہ:

حفظِ مال کا تقاضا معاشی عدل اور استحکام ہے۔اس اعتبار سے فتاویٰ میں معاصر مالی اجتہاد کی گنجائش موجود ہے۔

مجموعی مقاصدی تجزیہ

ڈیرہ غازی خان میں دیے گئے فتاویٰ مجموعی طور پر مقاصدِ شریعت کے بنیادی ڈھانچے سے ہم آہنگ ہیں، خاص طور پر: حفظِ دین اور حفظِ نفس میں مضبوط ہم آہنگی حفظِ نسل میں سماجی اصلاح کی واضح کوشش حفظِ عقل اور حفظِ مال میں احتیاط پسندانہ رجحان تاہم، بعض معاملات میں: مقاصدی ترجیح (Prioritization) واضح نہیں، سماجی نتائج (Social Consequences) پر کم غور کیا گیا معاصر تناظر میں اجتہادی وسعت محدود نظر آتی

سفارشات:

اس تحقیق کی روشنی میں درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں:

- مقاصدِ شریعت کی باقاعدہ تربیت
- دارالافتاء اور مدارس میں مقاصدی فقہ کو نصاب اور عملی تربیت کا حصہ بنایا جائے۔
- اجتماعی افتاء کا فروغ

- پیچیدہ سماجی اور قبائلی مسائل میں اجتماعی فتویٰ کو ترجیح دی جائے۔
- سماجی اثرات کو شاملِ فتوے کرنا
- فتوے میں مسئلے کے سماجی، نفسیاتی اور معاشی اثرات کا تجزیہ بھی شامل کیا جائے۔
- معاصر مسائل میں اجتہادی وسعت
- جدید مالی، خاندانی اور فکری مسائل میں مقاصدی اجتہاد کو بروئے کار لایا جائے۔
- علاقائی مطالعات(Regional Studies)کا فروغ
- دیگر علاقوں کے فتاویٰ پر بھی اسی طرز کے مقاصدی تحقیقی مطالعات کیے جائیں۔

حوالہ جات:

[1]: پاکستان میں آبادی اور گھرانوں کا ڈیمو گرافک ہیلتھ سروے 2007ء۔

[2]: لاشاری، مظہر علی، غازی خان کا دیرہ، ملتان: اردو اکیڈمی 2016ء 1:243۔

[3]: لاشاری، مظہر علی، ڈیرہ غازی خان تاریخ کے آئینے میں، ملتان: وجدان پبلشر 2019ء 1:268۔

[4]: لاشاری، مظہر علی، غازی خان کا دیرہ، ملتان: اردو اکیڈمی 2016ء 1:421۔

[5]: پاکستان میں آبادی اور گھرانوں کا ڈیمو گرافک ہیلتھ سروے 2007ء

[6]: حکم چند، منشی، تاریخ ضلع ڈیرہ غازی خان لاہور 2012ء 1:112۔

[7]: دھریجہ ظہور، ڈیرہ غازی خان میراوسیب، ملتان 2009ء 1:589